اعلامیہ

تحفظ مدارس دینیہ واسلام کا پیغام امن کانفرنس، ملتان

[بروز جمعرات 20 مارچ 2014ء وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام قلعہ کہنہ قاسم باغ اسٹیڈیم ملتان میں تحفظ مدارس دینیہ واسلام کا پیغام امن کانفرنس منعقد ہوئی، اس موقع پر جو اعلامیہ پیش کیا گیا وہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے..................ادارہ]

آج کے اس عظیم الشان جلسہ کے انعقاد کا مقصد جہاں دہشت گردی کی فضا میں امن کے پیغام کو عام کرنا ہے، وہاں دینی مدارس کے نظامِ تعلیم سے ناواقف، ان کی کارکردگی سے لاعلم اور ان کی افادیت اور اہمیت سے ناآشنا طبقات کو اس حقیقت سے روشناس کرانا اور انہیں یہ باور کرانا ہے کہ دین مسلمانوں کی ایک بنیادی ضرورت ہے، دین کی بقاء دینی تعلیمات کے سلسلے کی بقا سے وابستہ ہے اور مدارس دینیہ یہ فریضہ کمال خوبی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ آج کا یہ فقید المثال اجتماع دینی مدارس کے خلاف ہر قسم کی سازشوں، منفی اور بے بنیاد پروپیگنڈے، خوش نما عنوانات کے تحت مدارس دینیہ کی مشکیں کسنے کی منصوبہ بندی کے خلاف عوام الناس میں شعور اجاگر کرنے اور حکمرانوں کو متنبہ کرنے کے لیے انعقاد پذیر ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں ملک بھر سے علماء کرام، مشائخ عظام، قومی وسیاسی جماعتوں کے قائدین، بیرون ممالک کے مہمانان گرامی اور وفود، ارباب مدارس، طلباء کرام اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والوں کی بڑی تعداد شریک ہے۔ ملک کے بہتر مستقبل اور قیام امن کے لیے ملک بھر کے تمام طبقات کا یہ نمائندہ اجتماع اس یادگار موقع پر متفقہ طور پر یہ اعلان کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ

(۱)......جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے کہ اسلام کی بنیاد اور نظریہ ایمان پر یہ ملک حاصل کیا گیا ہے اور اسلام ہی اسے بچا سکتا ہے، لہٰذا حکومت کا فرض ہے کہ وہ ملک میں اسلامی تعلیمات اور قوانین کو نافذ کرنے کے لئے مؤثر اقدامات کرے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارا دینی فریضہ بھی ہے اور ملک کے آئین کا اہم ترین تقاضا بھی اور اسی کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے ملک میں انتہا پسندی کی تحریکیں اٹھی ہیں۔

اگر اربابِ اقتدار نے اس مقصد وجود کی طرف واضح پیش قدمی کی ہوتی تو ملک اس وقت انتہا پسندی کی گرفت میں نہ ہوتا۔ لہٰذا وقت کا اہم تقاضا ہے کہ پرامن ذرائع سے پوری نیک نیتی کے ساتھ ملک میں نفاذ شریعت کے اقدامات کئے

جائیں۔اس کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل اور فیڈرل شریعت کورٹ کو فعال بنا کر ان کی سفارشات اور فیصلوں کے مطابق اپنے قانونی اور سرکاری نظام میں تبدیلیاں بلا تاخیر لائی جائیں اور ملک سے کرپشن، بے راہ روی اور فحاشی وعریانی ختم کرنے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں۔

(۲)......وفاقی شرعی عدالت کو ایک خود مختار اور حتمی فیصلے کی اتھارٹی کی حیثیت دینے کے لیے قانون سازی کی جائے تا کہ اس کے فیصلے نا قابل تنسیخ ہوں۔

(۳)...... تمام سیاسی اور دینی جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے دوسرے مقاصد پر آئین کے تقاضے کے مطابق نفاذ شریعت کے مطالبے کو اولیت دے کر حکومت پر دباؤ ڈالیں اور اس کے لئے موثر مگر پرامن جدوجہد کا اہتمام کریں اور عوام کا فرض ہے کہ جو جماعتیں اور ادارے اس مقصد کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں ان کے ساتھ مکمل تعاون کریں۔

(۴)......اس وقت ملک کا سب سے بڑا مسئلہ دہشت گردی کو قرار دیا جا رہا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دہشت گردی نے ملک کو اجاڑنے میں کوئی کسر چھوڑ نہیں رکھی۔جگہ جگہ خودکش حملوں اور تخریبی کارروائیوں نے ملک کو بدامنی کی آماجگاہ بنایا ہوا ہے، ان تخریبی کارروائیوں کی تمام محبِ وطن حلقوں کی طرف سے بار بار مذمت کی گئی ہے اور انہیں سراسر ناجائز قرار دیا گیا ہے، لیکن اس کے باوجود یہ کارروائیاں مستقل جاری ہیں، لہٰذا اس صورت حال کا ٹھنڈے دل سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ آخر ملک بھر کی متفقہ مذمت اور فوجی طاقت کے استعمال کے باوجود یہ کارروائیاں کیوں جاری ہیں اور اس کے بنیادی اسباب کیا ہیں؟......مقتدر ادارے ان کارروائیوں کے حقیقی اسباب تلاش کر کے ملک وملت کے سامنے لائیں۔اس حوالے سے غیر ملکی سازشوں کا پہلو خصوصی طور پر قابل توجہ ہے۔

(۵)......یہاں اس حقیقت کا اظہار بھی ضروری ہے کہ حکومت کی غلط پالیسیوں کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم خود اپنے گھر کو آگ لگا بیٹھیں، لہٰذا ہم پورے اعتماد اور دیانت کے ساتھ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ پاکستان کے موجودہ حالات میں نفاذ شریعت اور ملک کو غیر ملکی تسلط سے نجات دلانے کے لئے پرامن اور آئینی جدوجہد ہی بہترین حکمت عملی ہے اور مسلح جدوجہد شرعی اعتبار سے غلط ہونے کے علاوہ اس کے پیچھے ظاہر کیے جانے والے مطلوب مقاصد کے لئے بھی سخت مضر ہے اور اس کا براہ راست فائدہ ہمارے دشمنوں کو پہنچ رہا ہے اور امریکا اسے اس علاقے میں اپنے اثر ورسوخ کو دوام بخشنے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔اگر کوئی شخص اخلاص کے ساتھ اسے دین کا تقاضا سمجھتا ہے تو یہ اجتماع اس بات پر اتفاق کرتا ہے کہ ایسے حضرات کو حالات کے تقاضوں اور ضرورتوں سے آگاہ کر کے مثبت کردار کی ادائیگی پر آمادہ کرنے کے لئے ناصحانہ اور خیر خواہانہ روش اختیار کی جائے۔

(۶)......حکومت اس بات کا احساس کرے کہ اندرونی شورشوں کا پائیدار حل بالآخر پُرامن مذاکرات کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ طالبان کے ساتھ ہر ممکن مذاکرات کا راستہ اختیار کرے اور مذاکرات مخالف عناصر پر

بھی گہری نظر رکھے جو مذاکرات کو سبوتاژ کرنے کے درپے ہیں۔

ملک میں اس وقت طالبان سمیت بہت سے دیگر مسلح گروہ بھی برسرِ پیکار ہیں، بلوچستان میں بغاوت واضح ہے، لیکن وہاں بھی ملک کے تمام طبقات کا مطالبہ اور خواہش ہے کہ اس مسئلے کو مذاکرات ہی سے حل کیا جائے، طالبان کے معاملے میں بھی یہی طرزِ عمل اپنانا ملک وقوم کے مفاد میں ہے۔

(۷)...... ملک میں اخوت اور ہم آہنگی کے فروغ کیلئے فرقہ وارانہ مُنافرت وتشدد کا خاتمہ بھی ضروری ہے۔ ہماری دانست میں تین اقدامات فوری طور پر ضروری ہیں:

(الف)...... فرقہ وارانہ منافرت کے خاتمہ کے لیے ملک کی تمام مذہبی تنظیموں اور نمائندہ شخصیات کی وزیرِاعظم پاکستان سے مشاورت کا اہتمام کیا جائے، وزیرِاعظم ان کا موقف سننے کے بعد طے شدہ نکات کی روشنی میں فرقہ واریت کو ختم کرنے کیلئے ٹھوس اقدام اٹھائیں۔

(ب)...... ماضی میں مختلف مواقع پر اہلسنت والجماعت اور اہلِ تشیع کی طرف سے فرقہ واریت کے خاتمہ کیلئے، کئی متفق علیہ ضابطہ ہائے اخلاق مرتب کیے گئے، ضرورت اس امر کی ہے کہ ان ضابطہ ہائے اخلاق کی روشنی میں قانون سازی کی جائے تاکہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی، تحمل وبرداشت، اور امن وامان برقرار رکھنے والے ضابطوں کی حیثیت محض اخلاقی نہ ہو، قانونی ہو اور کسی بھی فرقہ کو ان کی خلاف ورزی کی جرأت نہ ہو۔

(ج)...... ایسے تمام عوامل ومحرکات کو بھی مسدود یا محدود کرنے کیلئے قانون سازی کی جائے، جو ممکنہ تصادم کا سبب بنتے ہیں، اس سلسلہ میں مذہبی رسوم کو عبادت گاہوں تک محدود کرنے کی تجویز پر بھی ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے۔

جن اجتماعات کی حیثیت پاکستان کے مسلمانوں میں اتفاقی نہیں ہے، ان کو پوری آبادی پر حکومتی جبر کے ذریعہ مسلط کرنا اشتعال کا باعث ہونے کے ساتھ ساتھ ایک انتظامی غلط روی بھی ہے۔ دنیا کے کسی ملک میں ایک طبقے کو دوسرے طبقات کی مرضی کے خلاف بڑے پیمانے کے جلسے جلوسوں کی اجازت نہیں ہوتی ایسے تہوار مخصوص مقامات یا عبادت گاہوں تک محدود کر دینے چاہئیں۔

آخری گزارش:

تمام مسلمانوں کو یہ سمجھنا چاہئے کہ مشکلات اور مصائب کا اصل حل اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے ساتھ اس کی رحمتیں حاصل نہیں کی جاسکتیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور ہر طرح کے گناہوں سے توبہ کر کے رشوت ستانی اور ہر طرح کی حرام آمدنی، بے حیائی اور فحاشی، جھوٹ، غیبت اور دنیوی اغراض کے لئے باہمی جھگڑوں سے پرہیز کریں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں، شرعی فرائض کو بجالائیں اور اتباعِ سنت کا اہتمام کریں۔

☆......☆......☆